گداگری کی شرعی حیثیت اور عصر حاضر میں اس کے چیلنجز

The Shariah Status of Begging and Its Challenges in the Modern Era

1. **Roquia Kousar**

M.Phil Scholar
The Women University Multan

Email:
roquiakousar@gmail.com

2. **Dr. Khalida Siddique**

Lecturer , The Women University Multan

Email:
drkhalidasiddique@wum.edu.pk

To cite this article:

1. Ruqaia Kousar , 2. Dr.Khalida Siddique , July – Dec Vol.5 Issue .2 (2024) English Al-Bahis Journal of Islamic Sciences Research, 5(2),125-135 Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

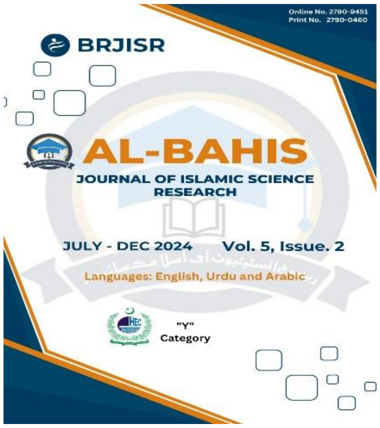

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

گداگری کی شرعی حیثیت اور عصر حاضر میں اس کے چیلنجز

The Shariah Status of Begging and Its Challenges in the Modern Era

Abstract

Allah Almighty created man with the best character and habits. His nature includes modesty, self-respect, pride, self-protection, wealth protection, and honor protection. But when a man chokes these qualities of honor and distinction with his own hands, he falls into such a lowness of humiliation and contempt that the one who makes his path continues to fall into the pits of degradation. One of these habits is the habit of spreading his hands in front of others. Islam is a follower of good habits, which bring about the habits of self-restraint and prevents them in every way. One of the reasons for preventing sin in Islam is that this sin makes a person humiliated and despicable. Allah Almighty has created means of livelihood for man. It is man's own business to earn his livelihood through deliberation, hard work, and effort.

Keywords: Begging, Shariah Status, Modern Era, Deserving, Hadith.

کلیدی الفاظ: بھیک مانگنا، شرعی حیثیت، جدید دور، مستحق، حدیث

تمہید

اللہ تعالی نے انسان کو احسن سیرت وعادات پر پیدا کیا اس کی فطرت میں حیا، خوداری، غیرت تحفظ ذات، تحفظ مال اور تحفظ ناموس ہے لیکن جب انسان شرف و امتیاز کی ان خوبیوں کا گلا اپنے ہاتھوں سے گھونٹ دیتا ہے تو وہ ذلت و حقارت کی ایسی پستی میں گرتا ہے جنھیں اپنا وطیرہ بنانے والا پستی کے گڑھوں میں گرتا چلا جاتا ہے انہی کر یہ عادات میں سے ایک عادت دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانا بھی ہے دین اسلام عادات فاضلہ کا مرید ہے جو عادات خودداری کے اپنے کو ٹھیں پہنچاتی ہے ان کا ہر طرح سے سد باب کرتا ہے اسلام میں گناہ سے روک دینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے یہ گناہ انسان کو ذلیل اور حقیر بنا دیتا ہے اللہ تعالی نے انسان کو اللہ نے کیلئے اسباب معشیت پیدا کیں ہیں انسان کا اپنا معاملہ ہے کہ وہ تدبیر، محنت اور کوشش سے اپنا رزق حاصل کرے۔

ارشاد باری تعالی ہے کہ:

"وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو مسخر کیا تم اس کے راستوں میں چلو اور اللہ کے روزی میں سے کھاؤ۔"[1]

دوسری جگہ ارشاد مبارک:

"اور ہم نے اس میں تمہارے لیے سامان معشیت بنایا۔"[2]

---

[1] القرآن، 10:67

Al-Quran 10 : 67

[2] القرآن 10:07

محنت کی فضیلت اور سوال کی مذمت کرنا

محنت کر کے کمانا اتنا اہم عمل ہے کہ قرآن مجید میں ہر عبادت اور ہر معاملے کے ساتھ اس کا ذکر ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے کہ :

"پھر جب نماز (جمعہ) ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو۔"[3]

اس آیت مبارک کی تشریح اس طرح بیان کی گئی ہے کہ نماز جمعہ کے بعد لوگوں کو دنیاوی معاملات کی طرف لوٹنے اور حلال روزی کی تلاش کی ترغیب دیتی ہے نماز ختم ہوتے ہی کسب حلال کی طرف متوجہ ہونا چاہیے کیوں کہ اسلام صرف عبادت کو ہی کافی نہیں سمجھتا بلکہ روزی تلاش کرتے وقت اللہ تعالی کی طرف پر اعتماد رکھو کیونکہ وہی رزق دینے والا ہے۔

اسلام نے محنت عمل، کوشش و کاوش کی اہمیت کو بڑی تاکید کے ساتھ بیان کیا ہے توحید سے لے کر کسب معاش تک ہر ایک فرد انسان کی وسعی کو شش کرنے کا حکم ہے۔[4]

ارشاد مبارک ہے کہ : "انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔"[5]

حدیث میں محنت کی فضیلت :

"آپ نے فرمایا اپنے ہاتھ سے کمانا ہر وہ تجارت جس میں دھوکہ نہ ہو۔"[6]

گزشتہ حدیث میں محنت کی برکات کے بارے میں ہے کہ وہ ایک بالکل بالعکس اور متضاد پہلو جمود تعطل ہے اسے جمو تعطل اور بیکاری کی بدترین شکل گداگری ہے جو محنت و کوشش کی صحیح اور کاملی ضد ہے جتنے فوائد محنت کے ہیں اتنے ہی نقصان بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر گداگری اور بھیک مانگنے کے ہیں سوال کرنا اور بھیک مانگنا نہایت برا اور معصوم فعل ہے احادیث و روایت میں کثرت کے ساتھ سوال کرنے کے ممانعت آئی ہے متعدد واقعات و احادیث کتب میں ملتے ہیں جن میں نبی کریم نے سوال کرنے والوں کو اس بری عادات کے ترک کرنے کا حکم دیا ہے اور تمہاری زندگی عمل سے بھرپور ہونی چاہیے جامد اور مردہ نہیں ہونی چاہیے جو شخص اپنے ہاتھ سے کما کر اپنی ضروریات پوری کرتا ہے اسلام میں محنت کر کے کمانا دیگر تمام احکام الہی کی طرح ایک واجب حکم ہے جس پر عمل کرنا ہر بالغ مسلمان کے لیے لازم ہے اسلام نے اپنے دست بازوں سے کمانے کو افضل عمل قرار دیا رسول سے پوچھا گیا کون سی کمائی پاکیزہ تر ہے۔

آپ نے فرمایا:

"سب سے پاکیزہ کھانا وہ ہے جو انسان اپنے ہاتھ سے کما کر کھائے اور اللہ کے نبی داؤد اپنے ہاتھ سے کما کر کھایا کرتے تھے۔"[7]

Al-Quran 10 : 07

[3] القرآن 10:62

Al-Quran 10 : 62

[4] ام عبد منیب، گداگری، ندیم ٹاؤن ملتان روڈ، لاہور، 1431ھ، ص 9

Umm Abdul Muneeb, Begging, Nadeem Town, Multan Road, Lahore, 1431 AH, P 9

[5] القرآن 39:53

Al-Quran 39 : 53

[6] احمد بن حنبل، امام، مسند الامام احمد بن حنبل مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان، حدیث 15930

Ahmad ibn Hanbal, Imam, Musnad of Imam Ahmad ibn Hanbal, Al-Risalatah Foundation, Beirut, Lebanon, Hadith 15930

[7] بخاری، محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری دار اطوق النجاۃ، 1422ء، حدیث 2072

Bukhari, Muhammad bin Ismail Bukhari, Sahih al-Bukhari Daratuq al-Najat, 1422 AD, Hadith 2072

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کوئی شخص بازار جا کر لکڑیاں کاٹے اور ان کا گٹھا باندھ کر اپنی پیٹھ پر لے جائے یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ لوگ ان سے سوال کرے وہ اسے دیں یا انکار کر دیں"۔[8]

سوال کی اجازت کب ہے اور مستحق وغیر مستحق سائلین :

آپ نے فرمایا:

"کسی غنی آدمی اور وتندرست وتوانا کو سوال کرنا جائز نہیں البتہ جی اس کو خاک میں ملا دینے والا فقر یا پریشان کر دینے والا قرض ہو اس کو سوال کرنا جائز ہے اور جو آدمی اپنے مال اضافہ کرنے کے لیے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے تو قیامت کے دن اس کا یہ سوال اس کے چہرے پر زخم اور گھاؤ کی شکل میں نمایاں ہوگا جہنم کا گرم جلتا ہوا پتھر ہوگا اس کے بعد جس کا جی چاہے سوال کم کرے اور جس کا جی ہے سوال زیادہ کرے اور روز محشر اس کا انجام دیکھ لے لہذا جو لوگ اپنا مال بڑھانے کے لیے سوال کرتے ہیں ان کے حق میں یہ چاہے سوال اور وہ مال دونوں حرام ہیں۔"[9]

امام غزالی فرماتے ہیں:

سوال کے ممانعت وراس کی بابت وعید پر مشتمل متعدد روایات آئی ہیں لیکن بعض روایات سے سوال کا جواز بھی معلوم ہوتا ہے تو اس میں یہ ہے کہ سوال فی نفسہ حرام ہے لیکن مجبوری کے حالات میں جائز ہے ورنہ حرام ہے اور یہ سوال تین ناجائز باتوں سے خالی نہیں اس میں اللہ تعالی کی شکایت کا اظہار اور اس کے انعام کی کمی کا گلہ ہے لہذا سوال سخت مجبوری کے علاوہ حلال نہیں اس میں انسانوں کو دوسروں کے آگے ذلیل نہ کرے مومن کی نشانی یہی ہے کہ وہ رب تعالی کے سوا کسی کے آگے خود کو ذلیل نہ کرے اس میں اس کو بھی تکلیف ہوتی ہے جس سے سوال کیا جائے کبھی وہ دینے پر راضی ہوتا ہے اور کبھی دینے پر راضی نہیں ہوتا اور کبھی اس کے پاس دینے کو کچھ ہوتا ہے اور کبھی اس کے پاس دینے کے لیے کچھ نہیں۔

گداگری کے لغوی معنی: لفظ گداگری "گداگر" سے ماخذ ہے جو فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں بھیگ مانگنے والا، بھکاری، ہاتھ پھیلانے والا پیشہ ور فقیر اور سوالی وغیرہ۔[10]

گداگری کے اصلاحی مفہوم: گداگری ایک ایسا عمل ہے جس میں انسان اپنی ضرورت کے لیے دوسروں سے ہاتھ کے آگے پھیلانے یا غیر ضروری حالت میں سوال کرے۔[11]

قرآن کی روشنی میں :"یہ صدقے ان فقیروں کے لیے ہیں جو اللہ تعالی کے راستے میں روک دیے گئے ہیں زمین زمین پر سفر نہیں کر سکتے جو ناواقف شخص ہیں وہ انہیں غنی سمجھتے ہیں اور تم ان کو ان کے چہروں سے پہچان لوگے وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔"[12]

---

[8] ایضا، حدیث 1471

Ibid , Hadith 1471

[9] آصف نسیم صاحب، محنت اور کسب معاش کی اہمیت اور برکت، انار کلی لاہور، ص372

Asif Naseem Sahib, The Importance and Blessings of Hard Work and Earning a Living, Anarkali Lahore, p 372

[10] فیروز للغات، ص10

Feroz Lughat , p 10

[11] ام عبد منیب، گداگری، ندیم ٹاؤن ملتان روڈ، لاہور، 1431ھ، ص 15

Umm Abdul Muneeb, Begging, Nadeem Town, Multan Road, Lahore, 1431 AH, p15

[12] القرآن 273:02

اور جگہ ارشاد مبارک ہے: "اور سائل مانگنے والے کو جھڑ کو مت۔"[13]

حدیث کی روشنی میں : "اوپر والا ہاتھ دینے والے) نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔"[14]

ایک اور حدیث مبارک ہے: "ہمیشہ آدمی لوگوں سے مانگتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت کا دن آجائے گا اور اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا بھی نہ ہو گا۔"[15]

گداگری کی شرعی حیثیت: اسلام میں گداگری (بھیک مانگنے) کو عام طور پر ناپسندیدہ عمل قرار دیا گیا ہے جو کہ حرام ہے اور کسب حلال کمانے پر زور دیا گیا ہے اور یہ مختلف صورتوں میں جائز اور ناجائز ہے۔

مانگنے سے متعلق وعیدات :

مانگنے کے متعلق یہ وعید میں دوسرے شخص کے لیے ہیں جس کے پاس پہلے سے کچھ ہو اور وہ جھوٹ بول کر اپنے آپ کو بالکل فقیر اور محتاج ظاہر کر کے سوال کرے اور باوجود فقیر نہ ہونے کے اپنے آپ کو فقرا اور محتاجوں میں شامل کریں مانگنے کی وعید پر مشتمل متعدد روایات آئی ہیں لیکن بعض روایات سے مانگنے کا جواز بھی معلوم ہوتا ہے تو تفصیل یہ ہے کہ سوال نفسہ حرام ہے جو صرف اور صرف مجبوری کی حالت میں حلال ہے ورنہ حرام ہے اور اس نے تین ناجائز باتوں کا ارتکاب کیا ہے اپنے رب کی شکایت کا اظہار کیا خود کو غیر اللہ کے آگے ذلیل کیا اس کو تکلیف دی جس سے مانگا۔[16]

آپ نے فرمایا: "جو شخص لوگوں سے اس لیے مانگتا ہے کہ وہ اپنے مال کو بڑھا سکے وہ درحقیقت اپنے لیے آگ کے انگارے جمع کر رہا ہے۔"[17]

ضرورت کے بغیر مانگنا:

بلا ضرورت مانگنا ناجائز اور حرام ہے اور یہ عمل شرعی طور پر مذموم ہے اور اس سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے تمام اسلامی مکاتب فکر کا اس بار پر اتفاق ہے کہ بلا ضرورت مانگنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے اور یہ عمل معاشرتی برائیوں کو جنم دیتا ہے کیونکہ گداگری معاشرے کے لیے چہرے پر ایک داغ اور زخم ہے اور گداگری معاشرے کے پر رونق چہرے کی رونق اڑا کر اس کو بے نور اور بڑی کر دیتا ہے آج کل لوگوں نے اس کو اپنا پیشہ بنا لیا ہے بلا ضرورت سوال کرنا کرنے والے کی ضروریات کبھی پوری نہیں ہوں گی اگر لوگوں سے مانگ کر آج ایک ضرورت پوری ہو جائے گی کل کو پھر کسی اور چیز کی ضرورت پڑ سکتی ہے پھر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے گا۔[18]

آپ نے فرمایا: "اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔"

Al-Quran 273 : 02

[13] القرآن 10:93

Al-Quran 10 :93

[14] بخاری، محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری، ک دار اطوق النجاۃ، 1422ء حدیث 1427

Bukhari, Muhammad bin Ismail Bukhari, Sahih al-Bukhari, 1422 AD Hadith 1427

[15] ایضا، حدیث 1474

Ibid , Hadith 1474

[16] اصف نسیم صاحب، محنت اور کسب معاش کی اہمیت اور برکت، انارکلی لاہور، ص 373

Asif Naseem Sahib, The Importance and Blessings of Hard Work and Earning a Living, Anarkali Lahore, p 373

[17] مسلم، ابوالحسین مسلم بن حجاج بن مسلم، صحیح مسلم، داراحیاء التراث العربی، حدیث 1040

Muslim, Abu Husayn Muslim bin Hajjaj bin Muslim, Sahih Muslim, Darahiya al-Tarath al-Arabi, Hadith 1040

[18] سلطان احمد وجودی، اسنداوی گداگری، منیجر نظامیہ بکڈپو پٹیالہ، ج:2، ص 67

Sultan Ahmed Wajudi, Asand and Begging, Manager Nizamia Bookstore, Potiala, V. 2, p 67

اور جگہ فرمایا: "جو شخص بلا ضرورت سوال کرتا ہے گویا وہ آگ کے انگارے میں منہ ڈال رہا ہے۔"[19]

دھوکہ دہی کے ساتھ مانگنا

دھوکے سے حاصل کرنے والا مال ج ناپاک ہوتا ہے اور اس کو کھانے والا گنہگار دھوکہ دہی کے ساتھ مانگنا حرام ہے لوگ بہت سے جھوٹ بول کر اور کئی بیماریوں کا بہانہ بنا کر بھیگ مانگتے ہیں جو کہ حرام اور کبیرہ گناہ ہے اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا جعلی معذوری یا پھر طرح طرح کے فرمبی دعوے کر کے دھوکے کے ساتھ روزانہ ہزاروں روپے کماتے ہیں جعلی طبّی رپورٹس دکھانا، کسی مریض کی تصویر لے کر، مذہبی تعلیمات کا غلط استعمال کر کے، ان لائن جھوٹی کہانیاں پھیلا کر اور بچوں کو آج کل گداگری پر مجبور کیا جاتا ہے قیامت کے دن دھوکہ بازوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔[20]

ارشاد باری تعالی ہے: " خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے جو لوگوں سے پورا لیتے ہیں جب خود انہیں ناپ کر یا تول کر دیں تو اس میں کمی کر دیتے ہیں۔"[21]

حدیث مبارک: "جو ہم سے دھوکہ کریں وہ ہم میں سے نہیں۔"[22]

ایک اور جگہ حدیث مبارک: "جھوٹے مدعی کے لیے دگنا عذاب ہوگا۔"[23]

جائز گداگری یا مانگنے کے متعلق: جب انسان کسی ایسی مجبوری میں ہو جہاں اس کے پاس کوئی راستہ نہ ہو وہ اس صورت میں مانگ سکتا ہے یعنی کہ اگر کوئی شخص غریب ہے بیمار ہے یا پھر کسی ایسی مصیبت میں ہو یہاں تک کہ اس کے پاس کھانے پینے کے لیے کچھ نہ ہو تو اس صورت میں مانگنا جائز ہے تب اسلام اسکو مانگنے کی اجازت دیتا ہے۔ جیسا کہ

حقیقی مجبور: اسلام میں حقیقی مجبوری کی صورت میں گداگری کی اجازت دی گئی ہے لیکن یہ ایک عارضی حل ہے بہتر یہ ہے کہ معاشرہ ایسا نظام قائم کرے جہاں لوگوں کو مجبوراً گداگری نہ کرنی پڑے جب تم کسی حقیقی محتاج کو دیکھو تو اس کی مدد کرو حقیقی مجبوری میں اسلام مانگنے کی اجازت دیتا ہے جب اس کی اشد ضرورت ہو۔[24]

حدیث مبارک: سوال کرنا صرف تین آدمیوں کے لیے جائز ہے:

- جسم پر خون بہا (دیت) واجب ہو
- جس کا مال تباہ ہو گیا ہوا

---

[19] الترمذی، محمد بن عیسی، سنن الترمذی، دار الغرب الاسلامی بیروت، حدیث 654
Al-Tirmidhi, Muhammad ibn Isa, Sunan al-Tirmidhi, Dar al-Gharb al-Islami, Beirut, Hadith 654

[20] سلطان احمد وجودی، اسند اوی گداگری، منیجر نظامیہ بکڈپو ٹیالہ، ج:2، ص 48
Sultan Ahmed Wajudi, Asand and Begging, Manager Nizamia Bookstore, Potiala, V.2, p 48

[21] القرآن 83: 1-6
Al-Quran 83 : 1-6

[22] بخاری، محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری، دار طوق النجاۃ، 1422ء حدیث 6136
Bukhari, Muhammad bin Ismail Bukhari, Sahih al-Bukhari, Daratuq al-Najat, 1422 AD Hadith 6136

[23] احمد بن حنبل، امام، مسند الامام احمد بن حنبل مؤسستہ الرسالتہ، بیروت، لبنان، حدیث 411
Ahmad ibn Hanbal, Imam, Musnad of Imam Ahmad ibn Hanbal, Al-Risalatah Foundation, Beirut, Lebanon, Hadith 411

[24] سلطان احمد وجودی، اسند اوی گداگری، منیجر نظامیہ بکڈپو ٹیالہ، ج:2، ص 105
Sultan Ahmed Wajudi, Asand and Begging, Manager Nizamia Bookstore, Potiala, V.2, p 105

- جو سخت فاقہ میں ہو۔[25]

اور حدیث مبارک: "جب تمہارا پڑوسی بھوکا ہو اور تمہارے پاس کھانے کو ہو تو اس کی مدد کرو۔"[26]

ضرورت سے زیادہ تنگ دستی: ضرورت سے زیادہ تنگدستی کو گداگری کی جائز وجوہات میں شمار کیا جاتا ہے واقعی مالی مشکلات موجود ہوں کوئی اور ذریعہ معاش موجود نہ ہو صرف ضرورت کی حد تک مانگا جائے ضرورت سے زیادہ تنگ ہو تو اسلام اس کی اجازت دیتا ہے اسلام نے تنگ دستوں کے لیے رحمت کے دروازے کھولے ہیں اور ان کی مدد کرنا صدقہ جاریہ بھی ہے۔

حدیث مبارک: "جو شخص سخت ضرورت میں مانگے اس پر کوئی گناہ نہیں۔"[27]

ایک اور حدیث: "سوال کرنا جائز ہے اس شخص کے لیے جس کے پاس کچھ نہ ہو اور اس پر شدید فاقہ ہو۔"[28]

گداگری کے جرائم یا اثرات: گداگری کی اڑ میں معاشرے میں ہر قسم کے جرائم پھیل چکے ہیں جن سے بعض یہ ہیں اغوا، جسم فروشی، نشہ، جوا، جاسوسی اور چوری وغیرہ شامل ہیں۔

اغوا: گداگری کرنے والے مرد اور عورت بچوں اور لڑکیوں کو اغوا کرکے ان کے اعضاء توڑ کر انہیں مانگنے کے گر سکھاتے ہیں واقعی ہی لڑکیوں اور بچوں کو اس قدر خوفزدہ کرتے ہیں اور ان کے اپاہج بنا کر ان کے حلیے بھی بگاڑ دیتے ہیں کہ ان کے والدین بھی ان کو پہچان نہ سکے بچوں کو اغوا کرکے بیرون ملک فروخت کر دیتے ہیں اور بعض گداگری خود اغوا نہیں کرتے لیکن اغوا کرنے والوں کی مدد کرکے ان سے رقم وصول کرتے ہیں۔

جسم فروشی : گداگری جسم فروشی کا کام بھی کرتے ہیں نوجوان لڑکوں لڑکیوں اور چھوٹے بچوں کو باقاعدہ یہ سب سکھایا جاتا ہے یہ لوگ پارکوں چوراہوں اور گلیوں میں رات کی تاریکی میں یہ گھناونا کام کرتے ہیں جسم فروشی کا کام پانچ روپے سے لے کر کئی سو روپے میں کیا جاتا ہے لوگ اس عادت میں گرفتار ہیں اور انہیں خوب معلوم ہے کہ کب کہاں اور کیسے ان جسم فروشوں تک پہنچنا ہے۔

نشہ: گداگری میں ہر قسم کی نشے کی وبا عام ہے مانگنے کی ٹریننگ دینے کے دوران میں ان کے گروہ انہیں نشہ اور چیزیں کھلا پلا کر ہی ٹرینگ دیتے ہیں نشے کی حالت میں اعضاء کو زیادہ موڑ توڑ کر دکھایا جاتا ہے سردی، دھوپ، بارش ہر موسم میں نشے میں ہوتے ہیں کہ جسم کو تکلیف کا احساس نہ ہو نشہ آوروں کا نشیہ ہوتا ہے کہ کسی بھکاری سے کس وقت کون سا نشہ آور چیز مل سکتی ہے۔

جوا: بورکاری بچے اور عورتیں فارغ وقت میں جو بھی خوب کھیلتے ہیں تاش کھیلنا گھٹیا اور گندی فلمیں دیکھنا اور ویڈیو گیم میں کھیلنا ان کا خصوصی مشغلہ ہوتا ہے۔

---

[25] مسلم، ابو الحسین مسلم بن حجاج بن مسلم، صحیح مسلم، داراحیاء التراث العربی، حدیث 1044

Muslim, Abu al-Husayn Muslim bin Hajjaj bin Muslim, Sahih Muslim, Darahiya al-Tarath al-Arabi, Hadith 1044

[26] بخاری، محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری، دار اطوق النجاۃ، 1422ء، حدیث 1476

Bukhari, Muhammad bin Ismail Bukhari, Sahih al-Bukhari, Daratuq al-Najat, 1422 AD, Hadith 1476

[27] ابوداؤد، سلیمان بن الاشعث السجستانی، سنن ابی داؤد، حدیث 1641

Abu Dawud, Sulayman ibn al-Ash'ath al-Sijistani, Sunan Abu Dawud, Hadith 1641

[28] مسلم، ابو الحسین مسلم بن حجاج بن مسلم، صحیح مسلم، داراحیاء التراث العربی، حدیث 1040

Muslim, Abu Husayn Muslim bin Hajjaj bin Muslim, Sahih Muslim, Darahiya al-Tarath al-Arabi, Hadith 1040

جاسوسی: گداگروں کے بھیس میں غیر ملکی جاسوسی اس چابی دستی سے کام کرتے ہیں کہ کسی کے ہاتھ لگنا ہی محال ہوتا ہے یہ لوگ پڑھے لکھے اور تربیت یافتہ ہوتے ہیں بھیک کے طور پر فن نہیں بلکہ صرف ایک ضرورت کے تحت مانگتے ہیں اور موقع ملتے ہی معلومات اپنے ساتھیوں تک منتقل کر دیتے ہیں روزنامہ جسارت کے ایک جائزے کے مطابق ایک لاکھ سے زائد گداگروں کا تعلق بنگلہ دیش نائجیریا اور دیگر ممالک سے ہے۔

چوری: جو بھی شخص گداگری گری کرتا ہے اس کے لیے چوری کرنا نہ مشکل ہے نہ جرم جیسے ہی موقع ملے کسی کے گھر یا جیب سے مال اڑا لینا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے چوری کرنے والوں کے لیے گداگر متعلقہ گھر اور مال معلومات بھی مہیا کرتے ہیں اور ان کے عوض میں اپنا حصہ بھی وصول کرتے ہیں۔[29]

گداگری کے طریقے:

- منہ سے کچھ کہے بغیر بغیر ہاتھ پھیلانا
- عورتوں کا برقع اوڑھ کر مانگنا
- لنگڑے، لولے اندھے زخمی بن کر مانگنا
- اپنے آپ کو کئی بچوں کا باپ کہہ کر مانگنا
- دوا کی پرچیاں اور ایکسرے دیکھا کر مانگنا
- کسی کے مزار کے سامنے بیٹھ کر مانگنا
- عرس لگانے کے لیے مانگنا
- بچوں کی شادیاں کرنے کے لیے مانگنا
- معذور بچوں کے کرائے پر مانگنا
- کسی دینی ادارے کا بناوٹی سفیر بنا کر مانگنا
- حج و عمرہ کے لیے مانگنا وغیرہ شامل ہے۔[30]

عصر حاضر میں گداگری کے چیلنجز :

عصر حاضر میں گداگری ایک ایسا فعل ہے جو انسان کو کام چور، معاشی جدوجہد سے دور اور قنایت سے روگردانی کی طرف لے جاتا ہے اس سے اخلاقی، سماجی اور مشرقی برائیاں جنم لیتی ہیں جس کے نتیجے میں بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں گداگری کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے لیکن موجودہ دور میں یہ ایک منظم جرائم پیشہ صنعت کی صورت اختیار کر چکا ہے جہاں اسلام نے ضرورت مندوں کی مدد کرنے پر زور دیا ہے وہاں پیشہ ور گداگری ناجائز قرار دیا ہے آج یہ مسئلہ نہ صرف معاشرتی اقتدار کو مجروح کر رہا ہے بلکہ انسانی حقوق کے سنگین خلاف ورزیوں منظم استحصال اور حکمتی ناکامیوں کا فسانہ بن چکا ہے اور اس کے حل کے لیے صرف سخت قوانین ہی نہیں بلکہ اسلامی اصولوں پر مبنی ایک جامع حکمت عملی کی ضرورت ہے۔

موجودہ دور میں ان کو ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ دی جائے بھلے اپنے دکھوں دردوں اور مصیبتوں کی لمبی چوڑی دستانے بھی سناتے رہیں اگر امداد کرنے ہی ہے تو کسی مستحق کی تلاش کر کے اس کی کی جائے پہلے زمانے میں گداگری مجبور ہو کر کی جاتی تھی جس کی ضرورت پوری نہ ہو سکتی یا جس کا کوئی معاشی وسیلہ نہ ہوتا

---

[29] ام عبد منیب، گداگری، ندیم ٹاؤن ملتان روڈ، لاہور، 1431ھ، ص 33
Umm Abdul Muneeb, Begging, Nadeem Town, Multan Road, Lahore, 1431 AH, p 33

[30] ام عبد منیب، گداگری، ندیم ٹاؤن ملتان روڈ، لاہور، 1431ھ، ص53
Umm Abdul Muneeb, Begging, Nadeem Town, Multan Road, Lahore, 1431 AH, p 53

آج کل ہمارے ملک میں گداگری بہت سے طریقے ایجاد ہو گئے ہیں کوئی التجا کر کے مانگتا ہے کوئی فریاد کر کے مانگتا ہے کوئی گانا گا کر مانگتا ہے یار و مددگار کوئی مسافر بن کر مانگتا ہے آج کل گداگری کی کوئی جگہ محفوظ نہیں ہے جہاں بھی جاؤ بازاروں، مقدس مقامات، عدالتوں، ہسپتالوں، بس ٹاپ، شاپنگ مالز تعلیمی ادارے اور ہر جگہ میں بیٹھ کر مانگ رہے ہیں گداگری میں بچے مرد اور عورتیں بوڑھے سب شامل ہیں۔[31]

جدید دور میں گداگری کے اہم پہلو: دور عصر حاضر میں گداگری کے اہم پہلو مندرجہ ذیل بیان کیں گئیں ہیں

پیشہ ور گداگری: "آدمی سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کا دن آجائے گا اور اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا بھی نہ ہو گا۔"

گداگری باقاعدہ ایک فن اور پیشہ بن چکا ہے جس کے لیے بڑی عیاری اور شاطر انداز سے ایک ایکٹنگ کرنا پڑتی ہے محمد یامین صدیقی اپنی فیوچر میں لکھتے ہیں کہ شاہرہ فیصل پر ایک برقع پوش خاتون دس برس کے بچے کے ہمراہ گاڑیوں کے شیشے پر دستک دے کر مانگ رہی تھی میرے استفسار کے جواب میں اس نے کہا کہ میرا شوہر حادثے میں ہلاک ہو گیا چار سیٹیاں اور ایک بیٹا ہے رشتہ دار سب عیال دار ہیں تقریبا ایک سال میں گھروں میں کام کرتی رہی پھر مانگنے کی طرف آ گئی خاصی آمدنی ہو جاتی ہے۔[32]

گداگری ایک منظم جرائم کی شکل میں : "اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔"[33]

انسانی اسمگلنگ اور جبری گداگری گری: گداگری مافیا معصوم بچوں معذور افراد اور خواتین کو اغوا کر کے انہیں مجبوراً جیسے حقیر کام پر لگا دیتے ہیں بین الاقوامی رپورٹ کے مطابق جنوبی ایشیا میں ہزاروں بچے گداگری کے لیے استعمال ہو رہے ہیں بعض شہروں میں گداگری کو باقاعدہ ٹارگٹ دیے جاتے ہیں اور ان کی آمدنی کو لوٹا جاتا ہے۔

مذہبی جذبات کا استحصال: ارشاد باری تعالی ہے کہ : "اے ایمان والو بہت سے علم اور درویش لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہو"[34]

خاص موقع رمضان، عیدین، حج، شادیوں کی تقریبا، سالگرہ، محرم، شب معراج، شب برات، جمعہ، جمعرات کے موسم میں گداگروں کی تعداد میں 300/ فیصد تک اضافہ دیکھنے کو ملتا ہے کہ لوگ ان موقوں پر دل کھول کر خیرات دیتے ہیں جعلی درویش مذہبی علامات کا لحاظ استعمال کر کے عوامی ہمدردیاں بٹورتے ہیں۔

گداگری کے سماجی و معاشی حالات

زکوۃ و صدقات کا غلط استعمال: ارشاد باری تعالی ہے : "بے شک صدقات زکوۃ صرف فقرا مسکین اور ان کے لیے ہے جو ان پر مقرر ہیں "[35]

ایک انداز کے مطابق پاکستان میں ہر سال 50 ارب روپے سے زائد کی زکوۃ پیشہ ور گداگری کے ہاتھوں میں چلی جاتی ہے جبکہ حقیقی مستحقین تک امداد نہ پہنچنے تک غربت کا چکر جاری رہتا ہے اور اس طرح ضرورت مندوں تک امداد نہیں پہنچ پاتی۔

محنت سے گریز اور معاشی کاملی : حدیث نبوی : "کسی نے کبھی ایسا کھانا نہیں کھایا جو اس کے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر ہو"[36]

---

[31] آصف نسیم صاحب، محنت اور کسب معاش کی اہمیت اور برکت، انار کلی لاہور، ص:380

[32] ام عبد منیب، گداگری، ندیم ٹاؤن ملتان روڈ، لاہور، 1431ھ، ص55

Ibid , P 55

[33] القرآن 29:04

Al-Quran 29 : 40

[34] القرآن 34:09

Al-Quran 34 : 09

[35] القرآن 60:09

Al-Quran 60 : 09

[36] بخاری، محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح البخاری، دار الطوق النجاۃ، 1422ء، حدیث 2072

نوجوان نسل میں سب کچھ کیسے بغیر ملنے کارجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے جس سے کاروبار اور ہنر مند کی اہمیت کم ہو گئی ہے اور گداگری اور روزگار سمجھنے والے افراد معاشرے پر بوجھ بڑھا رہے ہیں محنت کرنے کے بجائے لوگوں نے یہ بھی پیشہ اختیار کر لیا ہے۔

حکومت کے ناکامی اور قانونی چیلنجز

ناکافی قوانین اور ان کا عدم نفاذ: پاکستان میں گداگری کے خلاف قانون 1958 موجود ہے مگر اس پر عمل نہ ہونے کے برابر ہے دوسری طرف سعودی عرب، دوبئی اور سنگاپور جیسے ممالک نے وگداگری پر مکمل پابندی لگادی اس مسئلے پر قابو پالیا جبکہ یہاں پولیس اور انتظامیہ کی ملی بھگت سے گداگری مافیاں کو تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔[37]

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل: ارشاد باری تعالی : "پس اس کی راہوں میں چلو اور اللہ کے رزق میں سے کھاؤ"[38]

زکوۃ وصدقات کا منظم نظام اور مستحقین کیلئے براہ راست امداد: ارشاد باری تعالی ہے کہ

"بیشک صدقات (زکوۃ) محض غریبوں اور محتاجوں اور ان کی وصولی پر مقرر کئے گئے کارکنوں اور ایسے لوگوں کے لئے ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنا مقصود ہو اور مزید یہ کہ انسانی گردنوں کو غلامی کی زندگی سے آزاد کرانے میں اور قرض داروں کے بوجھ اتارنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں پر زکوۃ کا خرچ کیا جانا حق ہے)۔ یہ (سب) اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے، اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے"

- زکوۃ کی وصولی اور امداد کیلئے اور اسے تقسیم کرنے کیلئے سرکاری غیر سرکاری ڈیٹا میں بنایا جائے
- جدید ٹیکنالوجی جیسے زکوۃ ایپ یا بائیو میٹرک سسٹم کے ذریعہ مستحقین کی تصدیق کی جائے
- مساجد اور فلاحی اداروں کو زکوۃ تقسیم کرنے کا ذمہ دار بنایا۔ جائے۔
- روزگار کے مواقع اور خود کفالتی پروگرام

ہنر مندی کی تربیت اور مائیکروفنانس: اسلامی بینک بلا سود قرضے دے کر غریبوں کو چھوٹے کاروبار شروع کرنے میں مدد دیں۔

سرکاری مسطح پر "ووکیشنل ٹریننگ سینٹرز "تا قائم کیئے جائیں۔

گداگروں کو متبادل روزگار: پیشہ ور گداگروں کو سرکاری تحفظ دے کر انہیں معاشرے کا کارآمد فرد بنایا جائے۔

ارشاد باری تعالی ہے کہ : "وہی جس نے تمہارے لیے زمین کو نرم ہموار بنایا پس تم اس کی راہوں میں چلو اور اللہ کے رزق میں سے کھاؤ"

عوامی بیداری اور شرعی تعلیمات: حدیث کے مفہوم میں آتا ہے کہ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے کیونکہ لوگوں سے نہیں مانگنا چاہیے سوائے اپنے رب کے عوام کو سکھایا جائے کہ بھیک دینے بجائے مستحقین کو روزگار سے جوڑنا زیادہ ثواب کا کام ہے۔

میڈیا کے ذریعہ گداگری کے خلاف مہم چلائی جائے۔ سخت قانونی اقدامات اور جدید پالیساں۔

گداگری مافیا کے خلاف فوری کاروائی: گداگری کو قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے اسمگل شدہ بچوں اور مجبور گداگروں کو بحفاظت ان کے گھروں تک پہنچایا جائے۔

بین الاقوامی ماڈلز کو اپنانا: دوئی اور سعودی عرب جیسے ممالک کی طرز پر سخت نگرانی اور ہیومن ٹریکنگ خلاف اقدامات کئے جائیں۔

Bukhari, Muhammad bin Ismail Bukhari, Sahih al-Bukhari, Daratuq al-Najat, 1422 AD, Hadith 2072

The vagrancy Act ,1958 Pakistan [37]

[38]القرآن 15:67

Al-Quran 15 : 67

متوازن اور عملی حل: گداگری صرف ایک معاشی مسئلہ نہیں ہے بلکہ ایک اخلاقی، سماجی اور شرعی چیلنج ہے اس کے خاتمے کیلئے ضروری ہے کہ اسلامی اصولوں کو اپنایا جائے اور حکومتی سطح پر سخت قوانین نافذ کیئے جائیں۔
عوام میں شعور پیدا کیا جائے تاکہ لوگوں کو بھیک دینے کی بجائے انہیں کاروبار سے جوڑ دیں صرف ایک مضبوط حکمت عملی اس سماجی لعنت کا خاتمہ کر سکتی ہے۔[39]

خلاصہ:

گداگری اسلام میں ناپسندیدہ عمل ہے، شدید مجبوری کی صورت میں اجازت دی گئی ہے اور عصر حاضر میں گداگری ایک بڑا مسئلہ بن چکی ہے جس کا ہم اسلامی تعلیمات (زکوۃ صدقات اور معاشرتی صاف) اور جدید انتظامی اقدامات (قوانین اور روزگار کے مواقع) کے احتران میں پوشیدہ ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ معاشرہ گداگری روکنے کے لیے اپنا کردار ادا کرے نبی اکرم مریم نے بغیر حاجت سوال کرنے والوں کو سخت وعید سنائی اور محنت وخودداری کی تعلیم دی، جس میں بچوں، خواتین، معذوری اور مذہب کا استحصال کیا جاتا ہے۔ یہ نہ صرف سماجی ڈھانچے کو خراب کرتی ہے بلکہ اصل مستحقین کا حق بھی مارتی ہے۔ جدید چیلنجز میں پیشہ ور گروہ، جعلی تنظیمیں، آن لائن بھیک مانگنے کے لئے طریقے اور ریاستی اداروں کی ناکامی شامل ہیں۔

سفارشات:

- حکومت اور عدلیہ کو چاہیے کہ پیشہ ور گداگروں اور منظم ہو کاری مافیا کے خلاف سخت قانونی کارروائی کرے۔
- مستحقین کی مدد کے لیے مربوط اور شفاف نظام زکوۃ وصدقات کو مضبوط کیا جائے تاکہ اصل ضرورت مند افراد کی شناخت ممکن ہو۔
- عوام کو دینی وسماجی آگاھی دی جائے کہ وہ محض جذبات میں آکر ہر سائل کو نہ دیں بلکہ تحقیق کر کے مدد کریں۔
- فلاحی اداروں اور NGOs کو چاہیے کہ ہنر سکھانے، روزگار دینے اور بھائی کے مراکز قائم کریں تاکہ سوالی خود کفیل بن سکیں۔
- علماء اور خطباء مساجد میں گداگری کے شرعی نقصانات اور محنت کی فضیلت پر خطبات دیں تاکہ معاشرتی ذہن سازی ہو.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

[39] ساطان احمد وجودی، اسنداوی گداگری، منیجر نظامیہ بکڈپو ٹیالہ، ج:2، ص 179
Sultan Ahmed Wajudi, Asand and Begging, Manager Nizamia Bookstore, Potial, V.2, p179